راتوں کے تئیں جونک کے دودھائی مرے دلبند
رو رو کے ترا مانگنا ہر آن کہاں ہے

ہے سرد تری دیہ بتا اے مری جانی
جو باعث گرمی تھی سو وہ جان کہاں ہے

تجکو نہ دیا تو نے جواب ایک بھی بارے
جتنا میں پکاری مرے نادان کہاں ہے

ٹک کھول تو منھ اپنا مری جان کہ دیکھوں
سوراخ کدھر حلق کا پیکان کہاں ہے

مانند شب تار نظر آئے ہے مجکو
اے گھر کے مرے شمع شبستان کہاں ہے

بیماری جو کچھ ہو تو طبیبوں سے میں پوچھوں
تجھ بن مرے اس درد کا درمان کہاں ہے

ٹکڑے جو مرے دل کے بہیں آنسوؤں کے ساتھ
تجھ غم میں ولے رونیکا سامان کہاں ہے

صغریٰ کو غرض روتی ہیں جس طرح سے بانو
وہ چشمۂ کہسار میں جریان کہاں ہے

ولیں جو ترے داغ ہے اس غم ستی سودا
اس داغ کی سی آتش سوزان کہاں ہے

یہ مرثیہ ایسا ہے کہا تو نے کہ جس سے
آمرزش حق کہتی ہے عصیان کہاں ہے

دیگر مرثیہ مفردہ

اے قوم ٹک سنو تو بھلا ہائے ہائے
خنجر گلے پہ کس کے چلا ہائے ہائے

جو دل ہے آج جگ میں سو ہے درد غم سے پر
کس کا یہ گھر دیا ہے جلا ہائے ہائے

یہ بنت فاطمہ ہے کہ جن نے بجائے خاک
خون حسین منھ سے ملا ہائے ہائے

طعمہ کس کا ہووے وہ تن جس کا ایک عمر
رومال فاطمہ نے جھلا ہائے ہائے

جنگل میں کنکروں پہ وہ سویا پڑا ہے آج
جو گود میں نبی کے پلا ہائے ہائے

یہ ابن بوتراب ہے جس کا بغیر سر
بالو میں تن پڑا ہے رلا ہائے ہائے

بویا تھا فاطمہ نے جہان تخم صد امید
وہ کھیت کسطرح سے پھلا ہائے ہائے

پانی جنھیں دیا نہ کسی نے جز آب تیغ
سو تشنگان کرب و بلا ہائے ہائے

بے آب و دانہ تھے جو کئی روز سے حرم
وے انکو خوان غم پہ صلا ہائے ہائے

کرتے تھے برگ و گل پہ رکھے کہ جو پاؤں رو
ہر ایک خار انمیں گلا ہائے ہائے

پوچھو تو آسیائے فلک سے کوئی کہ میں
کس کے یہ گھر کے گھر کو دلا ہائے ہائے

کس کا ہے یہ عیال کہ بے محمل و جہاز
جاتا ہے اشتر و نیہ چلا ہائے ہائے

زنجیر اسکے پاؤں تو اسکے گلے ہے طوق
یہ کون ہیں اسیر بلا ہائے ہائے

یہ طفل بے گنہ تھا کسی کا کہ جس کے تیر
لگ کر گلے مین پھر نہ ہلا ہائے ہائے

وہ مرتبہ سمجھ کہ جو کچھ تھا حسین کا
تاج انبیا کے سر سے ڈھلا ہائے ہائے

ایسے نبی کے لخت جگر قتل یون کیے
کیا کر گئے عمل جو بھلا ہائے ہائے

جو سر نبی کے دوش پہ تھا سو ہے نیزے پر
دیکھے زمانے کی یہ کلا ہائے ہائے

کیونکر روؤن لہو کے نہ انجھوان کی مہربان
نازل ہی کربلا مین بلا ہائے ہائے

دیگر مرثیہ مفردہ

بار دیا خلق پر اب ہے دکھ بھاری
روتی ہے سر پیٹ پیٹ یہ ہر کھی ساری

جسکو دیکھون بھر نظر سو روتا ہے وہ
لوہو جگر کا آج ہے نینون سے جاری

اہل زمین و آسمان سب خاک بسر ہین
آدم سے لے تا ملک یہ حال ہے طاری

کیون نہ یہ حالت خلق کی اب ہووے یارو
بیٹھے غم کے تیر کا جب پیکان کاری

پانی پینے جس جگہ آہو و ملخ تک
آل نبی کی آب بن وہان پیاسی ماری

کوثر کے مختار کے بچے کرتے ہین
پانی کے اک بوند کو سو منت زاری

غربت سے وہ دشت مین پھرتی ہین بیکس
کوئی نہین اب جو کرے اس دم مین یاری

ظالم بٹھلا لیچلے شام اُن اونٹون پر
جن اونٹون کی پشت پہ تھی محمل نہ عماری

بانو بیوہ فاطمہ کلثوم اور زینب
انہین سکینہ اس طرح بیٹھی دکھیاری

چہرہ گرد آلودہ ہے اور بال پریشان
اُسکے ہر اک کان سے لوہو ہی جاری

ملعونون کے ہاتھ سے اس دشت بلا مین
ظلم و ستم مین رات دن وہ بابا پیاری

پہونچی جب اسطرح سے وہ شام مین جا کر
آگے مورخ کا ہوا یون خامہ جاری

پہونچی خبر یزید کو آمد کی اُن کے
سنکر یہ کہنے لگا وہ ملعون ناری

آئے ہین جو یہ اسیر یکجا مین اُتارو
تنگ و تار سی دیکھکر وان انکی سواری

اک مکان ویسا ہی دیکھ لا اُنکو اُتارا
بیٹھے وہان جا وہ غریب با نالہ و زاری

یارو کیا کہیے غرض اُن مظلومون نے
کاٹی تم شب آنکھون مین وان کرتے خونباری

تھا یہ زبان زد تجھ بن اب لے ولے حسینا
کاٹنے پر جون اوس ہے اب زیست ہماری

روتے روتے سو گئی نادان سکینہ
خواب مین دیکھا باپ کو اُن نے اکباری